بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء کرام مسئلہ ذیل میں کہ

۱) اکثر مفتی حضرات مسجد میں جماعت ثانیہ کو مکروہ قرار دیتے ہیں جب کہ کچھ علماء اجازت دیتے ہیں جو قول کو سنا ہے؟ کیا اس میں گنجائش کی صورت ہے جیسا کہ غالباً جامعۃ الرشید کے مفتی صحقہ نے لکھا ہے؟

۲) ایک عورت کا حمل ضائع ہوگیا آنے والے خون کو کیا شمار کیا جائے نفاس؟

۳) ایک خطیب صاحب کے بقول نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم معراج کی رات جس بستر پر ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں آرام فرما تھے وہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی چھوپی تھیں۔ کیا یہ صحیح ہے جب کہ مشہور تو یہ ہے کہ وہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی چچازاد بہن تھیں؟

دارالافتاء فتویٰ نمبر ۹۱/۸۴۲

0323

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

(۱)۔۔۔واضح رہے کہ محلہ کی مسجد جس میں امام، مؤذن اور مقتدی متعین ہوں، اور اس میں باقاعدہ پانچ وقت کی نمازیں ادا کی جاتی ہوں جب اس میں ایک مرتبہ جماعت ہو جائے تو جماعت سے رہ جانے والوں کے لیے مسجد کی حدود یعنی اندرونی ہال، برآمدہ، اور صحن میں دوبارہ جماعت سے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی یعنی ناجائز ہے۔ البتہ اگر جماعت سے رہنے والے مسجد کی حدود سے باہر یعنی اندرونی ہال، برآمدہ، اور صحن سے ہٹ کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھ لیں تو اس کی گنجائش ہے مگر اس کی عادت بنانا پسندیدہ نہیں ہے۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (۱/ ۵۵۲)

ويكره تكرار الجماعة بأذان وإقامة في مسجد محلة لا في مسجد طريق أو مسجد لا إمام له ولا مؤذن (قوله ويكره) أي تحريما لقول الكافي لا يجوز والمجمع لا يباح وشرح الجامع الصغير إنه بدعة كما في رسالة السندي (قوله بأذان وإقامة إلخ) عبارته في الخزائن: أجمع مما هنا ونصها: يكره تكرار الجماعة في مسجد محلة بأذان وإقامة، إلا إذا صلى بهما فيه أولا غير أهله، لو أهله لكن بمخافتة الأذان، ولو كرر أهله بدونهما أو كان مسجد طريق جاز إجماعا؛ كما في مسجد ليس له إمام ولا مؤذن ويصلي الناس فيه فوجا فوجا، فإن الأفضل أن يصلي كل فريق بأذان وإقامة على حدة كما في أمالي قاضي خان اهـ ونحوه في الدرر، والمراد بمسجد المحلة ما له إمام وجماعة معلومون كما في الدرر وغيرها. قال في المنبع: والتقييد بالمسجد المختص بالمحلة احتراز من الشارع، وبالأذان الثاني احترازا عما إذا صلى في مسجد المحلة جماعة بغير أذان حيث يباح إجماعا. اهـ. ثم قال في الاستدلال على الإمام الشافعي النافي للكراهة ما نصه: ولنا «أنه - عليه الصلاة والسلام - كان خرج ليصلح بين قوم فعاد إلى المسجد وقد صلى أهل المسجد فرجع إلى منزله فجمع أهله وصلى» ولو جاز ذلك لما اختار الصلاة في بيته على الجماعة في المسجد ولأن في الإطلاق هكذا تقليل الجماعة معنى، فإنهم لا يجتمعون إذا علموا أنهم لا تفوتهم.

(۲)۔۔۔اگر حمل کے بعض اجزاء مثلاً ہاتھ، پیر، کان، ناک وغیرہ بن گئے ہو اور پھر ضائع ہو جائے تو آنے والا خون نفاس شمار ہوگا، اور اس پر نفاس کے احکام جاری ہونگے، اور اگر حمل مذکورہ اجزاء بننے سے پہلے پہلے ضائع

Scanned by CamScanner

ہو جائے تو جتنے دن عورت کو حیض آنے کی عادت ہو اُتنے دن حیض شمار کیا جائے گا اور باقی استحاضہ کا خون شمار ہو گا۔ (ماخذہ التبویب ۷۶/۱۵۵۲)

بدائع الصنائع، دارالكتب العلمية (١/ ٤٣)

والسقط إذا استبان بعض خلقه فهو مثل الولد التام يتعلق به أحكام الولادة من انقضاء العدة، وصيرورة المرأة نفساء لحصول العلم بكونه ولدا مخلوقا عن الذكر، والأنثى بخلاف ما إذا لم يكن استبان من خلقه شيء لأنا لا ندري ذاك هو المخلوق من مائهما، أو دم جامد، أو شيء من الأخلاط الردية استحال إلى صورة لحم، فلا يتعلق به شيء من أحكام الولادة

الفتاوى الهندية (١/ ٣٧)

والسقط إن ظهر بعض خلقه من أصبع أو ظفر أو شعر ولد فتصير به نفساء. هكذا في التبيين وإن لم يظهر شيء من خلقه فلا نفاس لها فإن أمكن جعل المرئي حيضا يجعل حيضا وإلا فهو استحاضة

(۳)۔۔۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بہن تھی۔

تاريخ الإسلام للإمام الذهبي (٤/ ٣٤٥)

(أم هانيء)بنت أبي طالب الهاشمية، اسمها فاختة، وقيل هند .أسلمت عام الفتح، وصلى ابن عمها رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيتها يوم الفتح صلاة الضحى..... واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم

الجواب صحیح

محمد عبدالمنان عفی عنہ

نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۵/صفر/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح

شاہ محمد تنصیل عفی عنہ

۱۵/۲/۱۴۳۸ھ

ہلال الرحمٰن

ہلال الرحمٰن

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۵/صفر/۱۴۳۸ھ

۱۶/نومبر/۲۰۱۶ء

Scanned by CamScanner